www.KitaboSunnat.com

مفتی محمد عبدہٗ الفلاح

صاحب السنن امام ابوداؤد السجستانی

المولود ۲۰۲ھ (۸۱۷ء) --- المتوفی ۲۷۵ھ (۸۸۹ء)

نام ونسب :

نام سلیمان، والد کا نام اشعث، کنیت ابوداؤد اور نسبت ازدی سجستانی ہے۔ سلسلہ نسب حسبِ ذیل ہے :

سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران۔ اشعث کے بعد کے سلسلہ میں تھوڑا سا اختلاف ہے مگر مذکورہ بالا نسب نامہ صحیح ہے۔ امام کے تلمیذ ابن داسہ اور ابوعبید الآجری نے یہی ذکر کیا ہے اور تاریخِ بغداد میں بھی اسی پر اعتماد کیا گیا ہے۔ علامہ شمسُ الحق محدّث عظیم آبادی نے بھی غایۃُ المقصود کے مقدمہ میں اسی کو درج کیا ہے۔ (۱)

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں :

"امام ابوداؤد---- صاحبُ السنن---- سجستان کے رہنے والے تھے جس کی حیثیت ایک چھوٹے سے صوبہ کی تھی ایک طرف اس کی حدود مکران سندھ سے ملتی تھیں اور سجستان کے مغرب میں ہراۃ اور جنوب مشرق میں ریگستان پھیلا ہوا تھا"

یہ ریگستان کھور کا علاقہ ہے اور اس کا صدر مقام زرنج ہے حتی کہ زرنج ہی سجستان کے نام سے معروف ہے اور اس کی طرف نسبت سجزی بھی ہے : وھو من غرائب النسب اور مسند الوقت، ابوالوقت سجزی کی نسبت سے معروف ہیں۔ بعض نے کہا کہ امام ابوداؤد سجستانہ کے رہنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے تھے جو بصرہ کے حوالی میں ایک دیہات کا نام ہے تاہم یہ وہم ہے [۲] واللہ اعلم

نشأۃ و تعلیم:

امام ابوداؤد کی ابتدائی زندگی کے حالات گُم نامی میں ہیں، صرف بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ امام صِغرسنی میں ہی علم کا شوق رکھتے تھے۔ چنانچہ دکتور ابو شہبہ لکھتے ہیں:

لقد نشا من صغره محبا للعلم والعلماء ولازمهم (تذکرۂ محدثین)

قرائن سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کیونکہ امام ابوداؤد ۱۸ سال کی عمر میں رحلتِ علمی پر نظر آتے ہیں اور ۲۲۰ھ کو بغداد وارد ہوتے ہیں، جو ان کی پہلی رحلت بیان کی جاتی ہے۔ علامہ بغدادی لکھتے ہیں۔ [۳]

"قال ابوداؤد ولدت سنة اثنتين ومائتين وصليت على عفان بن مسلم البصرى ببغداد سنة عشرين و سمعت على ابى عمر الضرير مجلسا واحدا، ودخلتُ البصرة وهم يقولون أمس مات عثمان المؤذن"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نوعمری میں حدیث کے حفظ کا شوق دامن گیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ محدثین کے طریق کے مطابق بیرونِ بلاد کی طرف رحلت سے پہلے اندرونِ بجستان اور اس کے متصل ھراۃ اور بغلان وغیرہ میں وہاں کے مشائخ سے سماع کیا اور پھر عراق وغیرہ کی طرف رحلت کی۔ امام ابو عبداللہ حاکم لکھتے ہیں:

"وقد سمع بخراسان، قبل خروجه الى العراق، فى بلده وهراة"

اس کے بعد امام موصوف بصرہ گئے اور بصرہ میں بکثرت شیوخ سے سماع کرتے اور ان کی مجالس میں شریک ہوتے رہے۔ جن میں مسلم بن ابراہیم الازدی، ابو عمرو البصری (۲۲۲ھ) عبداللہ بن رجاء، ابوالولید، اور موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی، ابو سلمہ البصری (۲۲۳ھ) اور ان کے ہم طبقہ شیوخ شامل ہیں۔ [۴]

بعد ازاں دیگر مراکز اسلامی کی طرف رحلات کیں۔ چنانچہ بغدادی امام موصوف کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق لکھتے ہیں:

"هو أحد من رحل وطوّف و جمع و صنّف وكَتَبَ عن العراقيين والخُراسانيين والشاميين والمصريين والجزيريين"

یعنی مذکورہ مراکز کے شیوخ کی طرف سفر کئے چنانچہ آپ بغداد، بصرہ، مکہ، مدینہ، مصر، دمشق، حران، جزیرہ، حلب، کوفہ، واسط، حمص، تیس، مَرو، بلخ، طرطوس، رَی اور دیگر شہروں میں تحصیل علم کے لئے صعوبتیں اٹھاتے رہے اور ان رحلات میں آپ کے ساتھ آپ کے بھائی اور آپ کے صاجزادے ابوبکر بھی شریک رہے، ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"وكان أخوه محمد بن الاشعث أسن منهُ بقليل وكان رفيقا في الرحلة" (۵)

اکثر بلاد کے شیوخ سے روایت میں ان کا بیٹا ابوبکر بن ابی داوٗد بھی شریک ہے۔ چنانچہ جب مصر وارد ہوئے تو وہاں کے مُسنِد احمد بن صالح المصری سے سماع کے لئے گئے تو ابوبکر بن ابی داوٗد بھی ساتھ تھے اور احمد بن صالح کسی اَمرد کو حدیث نہیں سناتے تھے۔ چنانچہ جب انہوں نے ابوبکر کو دیکھا تو احمد بن صالح نے اپنی مجلس میں حاضر ہونے کی اجازت نہ دی تو امام ابوداوٗد نے کہا:

"وهو وان كان أمرد، أحفظ من أصحاب اللّحى فامتحنه بما اردت"

چنانچہ احمد بن صالح نے اس سے چند سوالات کئے اور ابوبکر نے صحیح جوابات دیئے تو شیخ نے اسے اجازت دے دی۔ بغدادی لکھتے ہیں: (۶)

"فحدثه حينئذ و لم يحدث أمرد غيره"

چنانچہ احمد بن صالح سے ابوداوٗد کی طرح ان کے بیٹے ابوبکر کو بھی سماع حاصل ہے۔

اس کے بعد امام ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"خرج من سجستان في طلب الحديث الى البصرة ثم دخل الى الشام و مصر و انصرف الى العراق، ثم رحل بابنه الى بقية المشائخ وجاء الى نيسابور فسمع ابنه من اسحاق بن منصور، ثم خرج الى سجستان"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصرہ:

اور بصرہ میں مسلم بن ابراہیم (۲۲۲ھ)، عبداللہ بن رجاء، ابوالولید الطیالسی (۲۲۷ھ)
موسیٰ بن اسماعیل (۲۲۳ھ) اور ان کے ہم طبقہ سے سماع کیا۔
مسلم بن ابراہیم الفراہیدی ابو عمر بصری وہ ہیں جن سے ائمہ کی جماعت کے علاوہ امام ذُہلی
اور یحییٰ بن مسعود جیسے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ ابن سعد، الطبقات میں لکھتے ہیں: (۷)

"كان ثقة كثير الحديث ومات بالبصره سنة اثنتين وعشرين أى بعد
المائتين"

اسی طرح عبداللہ بن رجاء المکی ابو عمران البصری کے بارے میں حافظ ابن حجر تہذیب میں
لکھتے ہیں: (۸)

"كان ثقة كثير الحديث وكان من أهل البصرة فانتقل الى مكة
فنزلها الى ان مات بها"

ابوالولید الطیالسی ہشام بن عبدالمالک کے بارے میں ابن سعد لکھتے ہیں:

" ثقة، ثبت، حجة توفي بالبصرة سنة سبع وعشرين ومأتين عن أربع
وتسعين" (۹)

موسیٰ بن اسماعیل..... بہت بڑے مُحدث اور فقیہ تھے بصرہ میں ۲۲۳ھ کو فوت ہوئے۔

کوفہ:

اور کوفہ میں الحسن بن الربیع البدرانی، احمد بن یونس یربوعی اور ان کے ہم طبقہ سے سماع
کیا۔

حلب و حران:

اور حلب میں ابو توبہ ربیع بن نافع، اور ابو جعفر النفیلی، احمد بن ابی شعیب اور چند دیگر سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حران" میں سماع کیا۔

حمص:

اور حمص میں حیوۃ بن شریح، اور یزید بن عبدربہ اور دیگر سے سماع کیا۔ علیٰ ہذا دیگر مشائخ سے بھی مختلف مراکز اسلامی میں سماع کے لئے چکر لگاتے رہے، جن کے اسماء آئندہ صفحات میں تہذیبُ الکمال للمزی سے درج کرتے ہیں: (۱۰)

حافظ ذہبیؒ امام موصوف کے شیوخ کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

"فسمع بمكة........" القعنبی وسلیمان بن حرب" (۱۱)

یہ دونوں شیخ بصری ہیں۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، ابوعبدالرحمٰن مدنی، نزیل بصرہ ۲۲۱ھ کو مکہ میں فوت ہوئے (۱۲) وہ بہت بڑے محدث تھے۔ رات کے وقت حدیث بیان کرتے۔

تہذیب میں ہے: "وكان من المُتقنين في الحديث"

امام مالک کے تلمیذ اور مؤطا کے رُواۃ سے ہیں امام نسائی اور بعض دوسرے ائمہ نے ان کی روایتِ مؤطا کو عبداللہ بن یوسف کے مؤطا پر ترجیح دی ہے۔ ابنُ المدینی نے فرمایا:

"لاأُقدم من رواة الموطا احداً علی القعنبی" (۱۳)

امام بخاری نے ان سے ایک سو تیئس (۱۲۳) اور امام مسلم نے ستّر حدیثیں لی ہیں امام مالک کے پاس قعنبی آئے تو امام مالک نے فرمایا:

"قوموا بنا الی خير أهل الارض"

امام ابوداؤد نے "السنن" کا افتتاح قعنبی کی حدیث سے کیا ہے۔ محدث عظیم آبادی غایۃُ المقصود میں لکھتے ہیں:

"احد الأعلام في العلم والعمل"

اور اس افتتاح حدیث کے جمیع شیوخ مدنی ہیں۔ امام بخاری نے تو مکی شیخ سے اپنی الجامع کا افتتاح کیا اور امام ابوداؤد نے مدنی شیخ سے احتراماً و تادباً۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سراج احمد سرہندی نے اس سند میں ابو سلمۃ عن المغیرۃ کو ابو سلمۃ منصور بن سلمہ لکھ دیا ہے جو صریح غلط ہے کیونکہ ابو سلمۃ منصور عاشرہ سے ہیں اور وہ امام مالک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ابو سلمۃ (جو مغیرۃ بن شعبۃ سے راوی ہیں) تابعی ہیں۔ امام ترمذی نے ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری لکھا ہے)

اور سلیمان بن حرب ابو ایوب بھی بصری ہیں۔ مکہ کے قاضی اور وہاں سکونت پذیر رہے تہذیب میں ہے:

"روی عنہُ البخاری وابوداؤد وروی لہ الباقون بواسطۃ"

محمد بن یحییٰ الذہلی اور حمیدی نے بھی ان سے حدیث اخذ کی ہے۔

الغرض بڑے پایہ کے محدث تھے۔ بغداد میں ان کی مجلسِ حدیث میں کئی ہزار آدمی حاضر ہوتے۔ ۲۲۳ھ میں وفات پائی۔ بلخ میں قتیبہ بن سعید سے اور مصر میں احمد بن صالح اور دیگر شیوخ سے سماع کیا۔

علاوہ ازیں ابراہیم بن بشار الرمادی، ابراہیم بن موسیٰ الفراء، علی بن المدینی (۲۵۰ھ) الحکم بن موسیٰ، خلف بن ہشام البزار (۲۲۹ھ)، سعید بن منصور ابو عثمان المروزی (۲۲۷ھ)، سہل بن بکار الدارمی، ابو بشر البصری (۲۲۸ھ)، شاذ بن فیاض، ابو عبیدہ البصری واسمہٗ حلال (۲۲۵ھ)، ابی معمر عبداللہ بن عمر المقعد، عبدالرحمٰن بن المبارک العیشی، عبدالسلام بن المطہر (۲۲۴ھ) عبدالوہاب بن نجدہ (۲۳۲ھ)، علی بن الجعد (۲۳۰ھ)، عمرو بن عون الواسطی البصری، عمرو بن مرزوق، محمد بن الصباح الدولابی (۲۲۷ھ)، محمد بن المنہال الضریر (۲۳۱ھ)، محمد بن کثیر العبدی البصری (۲۲۳ھ)، مسدد بن مسرہد (۲۲۸ھ)، معاذ بن اسد اور یحییٰ بن معین وغیرہم۔

الحاصل امام داؤد نے مندرجہ ذیل مراکزِ حدیث سے استفادہ کیا جن میں بغداد، بصرہ، مکہ، مصر، شام، دمشق، خراسان، جزیرہ، حلب، کوفہ، فاسط، حمص، تیس، حران، مرو، بلخ، رَی، وغیرہا بلاد شامل ہیں اور بغداد میں امام احمد بن حنبل سے متصل رہے اور ان سے خصوصی تعلق پیدا کرلیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیوخ ابی داوٗد:

آپ کے شیوخ کی تعداد اَن گنت ہے جن میں سے نمایاں ترین کے نام گزر چکے ہیں، تفصیل کے لئے تہذیبُ الکمال للمزی سے رجوع کریں [۱۴]

تلامذہ کا سلسلہ:

امام موصوف نے بصرہ کے امیر کی خواہش پر بصرہ میں مسند تدریس کو زینت بخشی اور پھر جب کبھی بغداد جاتے تو وہاں بھی "السنن" روایت کرتے۔ امام موصوف کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ بغدادی نے اپنی تاریخ میں اور ذہبیؒ نے تذکرہ اور النبلاء میں جو تلامذہ ذکر کئے ہیں ہم انہی کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں جن میں "السنن" کے رواۃ بھی شامل ہیں۔

"حدث عنه ابو عيسى في جامعه و النسائي كما قيل وابو عوانة [۱۵]

امام ترمذی نے اپنی جامع میں دو جگہ امام ابو داوٗد کا ذکر کیا ہے۔ اول ابواب الوتر میں ایک سند پر جرح کے سلسلہ میں لکھتے ہیں: [۱۶]

"سمعت أبا داؤد السجزى يعنى سليمان بن الاشعث يقول: سالت احمد بن حنبل، عن عبدالرحمن بن زيد بن اسلم فقال: اخوه عبدالله لاباس به

اور پھر امام ترمذی نے ابوابُ الادعیۃ کے آخر میں حضرت انس والی شِسعِ نعل والی حدیث امام ابو داوٗد سے روایت کی ہے: (حدثنا أبو داؤد سليمان بن الاشعث السجزى الخ)

[۱۷] اور امام نسائی نے بھی اپنے السنن میں متعدد مواضع میں حدثنا ابو داوٗد کہا ہے لیکن اس سے مراد سلیمان بن الاشعث السجزی ہے کیونکہ یہ ابو داوٗد .... سلیمان، النفیلی، عبدالعزیز بن یحییٰ المدنی، علی بن المدینی، عمرو بن عوف، مسلم بن ابراہیم اور ابو الولید الطیالسی سے روایت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ شیوخِ سبعہ صاحبُ السنن کے شیوخ ہیں گو ان میں سے بعض سے روایت میں سلیمان بن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیف الحرانی ابوداؤد بھی شریک ہے اور امام نسائی اس سلیمان حرانی سے روایت میں معروف ہیں۔

اور امام نسائی نے کتاب الکنی میں حدثنا سلیمان بن الاشعث السجزی صریحاً نام کے ساتھ امام ابوداؤد کا ذکر کیا ہے جس میں کچھ بھی ابہام نہیں ہے غالباً اس بناء پر حافظ ابن عساکر النبل میں لکھتے ہیں:

"ان النسائی یروی عن أبی داود السجزی" (۱۸)

بلکہ امام نسائی نے امام ابوداؤد سے جرح بھی نقل کی ہے دیکھئے ترجمہ ابو توبہ، اخبرنا سلیمان بن الاشعث..... الخ

اور امام ابوداؤد کے شرف کے لئے یہی کافی ہے کہ امام السنہ امام احمد بن حنبل نے ان سے حدیثُ العتیرہ لکھی ہے اور روایت بھی کی ہے (۱۹)۔

حافظ ذہبی نے یہ حدیث النبلاء اور المیزان میں عبدالرحمٰن بن قیس کے ترجمہ میں ذکر کی ہے اور ابنِ قیس پر سخت جرح کی ہے اور لکھا ہے: (۲۰)

هذا حديث منكر، تكلم في ابن قيس من أجله وانما المحفوظ عن حماد بهذا السند حديث "اما تكون الزكاة الا من اللبة"

تاہم اس کی سند میں ابوالعشراء مجہول ہے۔ امام احمد کا قول ہے:

"ما اعرف انه يروى عن ابى العشراء حديث غير هذا"

امام بخاری لکھتے ہیں:

في حديثه واسمه وسماعه من أبيه نظر" (۲۱)

اور ابن قیس پر دوسرے ائمہ نے بھی جرح کی ہے تاہم امام ذہبیؒ نے لکھا ہے۔ (۲۲)

"رواه ابوداود في غير سننه"

کلماتِ ثنائیہ:

امام ابوداؤد فقہ و حدیث اور فنِ علل الحدیث کے ماہر تھے اور ان کا شمار ائمہ جرح و تعدیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوتا ہے۔ حافظ ذہبی نے موصوف کو الامام الثبت، سید الحفاظ لکھا ہے اور النبلاء میں ان کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

"الامام، شیخ السنہ، مقدمُ الحفاظ، محدثُ البصرۃ امام ابوداؤد علماء عاملین سے تھے"

بعض ائمہ کا قول ہے: (۲۳)

"امام ابوداؤد اپنی سیرت وعادات میں امام احمد کے مشابہ تھے اور امام احمد وکیع کے، اور وکیع سفیان کے اور سفیان منصور کے اور منصور ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم علقمہ کے اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اور حضرت ابن مسعود اپنی ہدی اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ سمجھے جاتے"

امام حاکم لکھتے ہیں:

"ابوداؤد امام اهل الحديث فى عصره بلا مدافعة" (۲۴)

اور ابوبکر الخلال کا قول ہے:

"ابوداؤد الامام المقدم فى زمانه لم يسبق الى معرفته بتخريج العلوم وبصره بمواضعه، رجل ورع مقدم" (۲۵)

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"امام ابوداؤد حدیث اور فنونِ حدیث کے امام ہونے کے ساتھ کبار فقہاء میں شمار ہوتے جیساکہ ان کی سُنن سے ثابت ہوتا ہے۔ آپ امام احمد کے نُجباء اصحاب سے تھے۔ مدتِ مدید تک امام احمد کی مجلس میں رہے اور اصول و فروع میں نہایت دقیق مسائل کے متعلق سوالات کیے: (۲۶)

احمد بن محمد بن یاسین لکھتے ہیں:

"كان ابوداؤد آحد حفاظ الاسلام بحديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعلمه وعمله وسنده، فى أعلى درجات النسك والعفاف والصلاح والورع، من فرسان الحديث" (۲۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو حاتم بن حبان کا قول ہے:

"ابو داؤد احد ائمة الدنیا فقهاً وعلماً و حفظاً و نسكاً وورعاً وا تقاناً

جمع وصنّف وذبّ عن السنن" (۲۸)

حافظ ابن مندہ نے موصوف کو حدیث کے ارکانِ اربعہ میں شمار کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

"الذین خرّجوا و میّزوا الثابت من المعلول و الخطأ من الصواب

اربعة: البخاری و مسلم، ثم أبوداؤد و النسائی"

تاریخِ رجال پر نظر:

امام ابوداوٗد تاریخِ رجال کے بھی ماہر تھے۔ امام زہری کے متعلق فرماتے ہیں:

"ان کو صرف تیرہ صحابہ سے سماع حاصل تھا۔ پھر ان صحابہ کے اسامی ذکر کئے ہیں یعنی انس، سہل، السائب، سنین بن ابی جمیلہ، محمود بن ربیع، رجل من بلی، ابن ابی صعیر، ابوامامہ بن سہل، ابن عمر، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، عبدالرحمٰن بن ازہر" (۲۹)

نیز امام ابوداوٗد نے کہا:

"لیث (مصری) نے امام زہری سے بلاواسطہ بھی روایت کی ہے اور حسبِ ذیل چار کے واسطہ سے بھی"

عن خالد بن یزید، عن سعید بن ابی ھلال، عن ابراھیم بن سعد، عن صالح بن کیسان عن الزھری"

امام ابوداوٗد کے سامنے جب یہ حدیث بیان کی گئی:

"ایاکم والزنج فانه خلق مشوة"

تو امام نے فرمایا: "جو شخص یہ حدیث بیان کرے اسے متہم بالکذب سمجھو واقعی یہ حدیث حافظ ابنُ القیم نے "المنار المنیف" میں موضوعات کے ضمن میں ذکر کی ہے" (۳۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام زہری کے متعلق امام ابوداؤد فرماتے ہیں:

"امام زہری سے کل دو ہزار دو سو احادیث مروی ہیں جن میں نصف کے قریب تو مُسند ہیں اور دو صد احادیث غیر ثقات سے مروی ہیں اور مختلف فیہ احادیث تو پچاس سے متجاوز نہیں ہیں یعنی وہ احادیث جن میں تفرد پایا جاتا ہے"

اخلاق و شمائل:

امام ابوداؤد عالم باعمل تھے اور ورع و نسک اور عفاف و صلاح کے ساتھ متصف تھے اور عادات و شمائل میں اپنے شیخ احمد بن حنبل کے مشابہ تھے جیساکہ گزر چکا ہے۔

اب ہم ذہبی کی کتاب "النبلاء" اور تاریخِ بغداد سے باقی تلامذہ نقل کرتے ہیں: (۳۱)

"ابراھیم بن حمدان العاقولی، ابوالطیب (۱) احمد بن ابراھیم بن الاشنانی البغدادی نزیل الرحبۃ راوی السنن عنہ، ابو حامد احمد بن جعفر الاشعری الاصبہانی، ابوبکر النجاد، ابو عمرو (۲) احمد بن علی بن حسن البصری راوی السنن عنہ و احمد بن داؤد بن سلیم (۳) و ابو سعید بن الاعرابی راوی السنن عنہ بفوات و ابوبکر احمد بن محمد الخلال الفقیہ، و احمد بن محمد بن یٰسین الھروی و احمد بن المعلی الدمشقی، و اسحاق بن موسی الرملی الوراق ابی داؤد و اسماعیل بن محمد الصفار و حرب بن اسماعیل الکرمانی و الحسن بن صاحب الشاشی و حسن بن عبداللہ الذارع و الحسین بن ادریس الھروی و زکریا بن یحیٰی الساجی و عبداللہ بن احمد الاھوازی عبدان، و ابنہٗ ابوبکر بن ابی داؤد و ابوبکر بن ابی الدنیا و عبداللہ بن اخی ابو زرعہ و عبداللہ بن محمد بن یعقوب و عبدالرحمٰن بن خلاد الرامھرمزی و علی (۴) بن الحسن بن العبد الانصاری أحد رواۃ السنن و علی بن عبدالصمد ماغمہ (۳۲) و عیسیٰ بن سلیمان البکری و الفضل بن عباس بن ابی الشوارب و ابوبشر الدولابی الحافظ و ابو علی (۵) محمد بن احمد اللؤلؤی راویُ السنن (۶) و محمد بن بکر بن داسہ التمار من رواۃ السنن و محمد بن احمد بن یعقوب المتوثی البصری راوی "کتاب القدر" لہٗ و محمد بن جعفر الفریابی و محمد بن خلف بن المرزبان و محمد بن رجاء البصری و ابو سالم محمد بن سعید الادمی و ابوبکر محمد بن عبدالعزیز الھاشمی المکی و ابو اسامہ (۷) محمد بن عبدالمالک الرواس راوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"السنن" بفوتات وابو عبید محمد بن علی بن عثمان الآجری الحافظ و محمد بن مخلد العطار الخضیب و محمد بن المنذر الشکر و محمد بن یحییٰ بن مرداس السلمی وابوبکر محمد بن یحییٰ الصولی وابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی"

واضح رہے کہ تذکرہ میں امام ذہبیؒ نے رواۃ السنن کا ذکر یکجا کیا ہے کیونکہ اس میں ترتیب ابجدی نہیں ہے یہاں ہم نے ان کو (   ) کے اندر نمبروں سے نمایاں کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ذکر کرنے کے بعد ذہبی لکھتے ہیں:

"فهؤلاء سبعة رووا عنهٗ سننه"

ابنِ کثیر لکھتے ہیں:

امام ابوداؤد سے ایک جماعت نے حدیث روایت کی ہے لیکن سب سے آخر میں جس نے امام سے روایت کی وہ احمد بن سلیمان النجار ہے (۴۳)

تالیفات:

امام موصوف نے مندرجہ ذیل متعدد تالیفات چھوڑیں ہیں، جو ان کے "باقیات صالحات" میں شمار ہوتی ہیں:

(۱) کتاب السنن (۲) کتاب المراسیل (۳) کتاب القدر
(۴) الناسخ والمنسوخ (۵) کتاب التفرد (۶) کتاب فضائل الاعمال
(۷) کتاب المسائل (۸) کتاب الزہد (۹) کتاب دلائل النبوۃ
(۱۰) کتاب الدعاء (۱۱) ابتداء الوحی (۱۲) کتاب اخبار الخوارج

امام موصوف کے تلامذہ نے یہ کتب مصنفؒ سے روایت کی ہیں اور علماء حدیث نے اپنی اسانید کے ساتھ ان سے روایت کی ہیں۔ اب ہم ان روایات پر روشنی ڈالتے ہیں:

(۱) کتاب المراسیل:

یہ دراصل تو کتاب "السنن" کا حصہ ہے اور کتاب العلل ترمذی کی طرح السنن کے آخر میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی مطبوع ہے اور کتاب السنن ابو علی اللؤلؤی کی روایت کے ساتھ ہے اور ابو علی اللؤلؤی سے، ابو عبداللہ الحسین بن بکر بن محمد الوراق البصری المعروف بالھراس نے، الھراس سے ابوذرالھروی نے اور الھروی سے ابوالولید الباجی اور ابوالعباس العذری نے اور ان سے "ابو علی الغسانی" روایت کرتے ہیں اور ابو علی الغسانی سے حافظ ابن حجر العسقلانی باسنادہ المذکور فی دیباجہ فتح الباری....... روایت کی ہے۔ تو یہ نسخہ بھی غالباً ابن حجر کا ہے۔

نیز اللؤلؤی سے المحدث الرحال مسلمہ بن القاسم الزیات [۳۴] (۳۵۳ھ) بھی راوی ہیں یہ روایت ابن خیر اشبیلی نے اپنے "فہرسہ" میں نقل کی ہیں۔

علامہ حازمی نے الناسخ و المنسوخ میں المراسیل کی بعض احادیث ابن داسہ عن ابی داؤد روایت کی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "کتاب السنن" کے جمیع رواۃ ......المراسیل کے بھی رواۃ ہیں مگر عدمِ تصریح کی وجہ سے ان کی روایت پردۂ خفا میں چلی آرہی ہے (واللہ اعلم)

(۲) کتابُ الزہد:

امام ابوداؤد نے دو کتابُ الزہد لکھی ہیں:

(الف) جس میں زُہد کے متعلق صرف احادیثِ مرفوعہ جمع کی ہیں یہ نسخہ ابن داسہ کی روایت سے ہے۔ ابنِ خیر نے "الفہرسہ" میں انہیں اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(ب) کتابُ الزھد: جس میں صحابہ اور تابعین کے اقوال جمع کئے ہیں یہ ابوسعید ابن الاعرابی کی روایت سے ہے۔

(۳) کتاب التفرد:

یعنی وہ احادیث جن کی روایت میں اہلِ بلد متفرد ہیں۔ ابنِ خیر نے اپنے "الفہرسہ" میں ابن داسہ کی روایت سے اس کو ذکر کیا ہے جو ابو علی الغسانی عن ابن عبد البر کے طریق سے ہیں۔

(۴) کتاب دلائل النبوۃ (اعلام النبوۃ):

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ابو علی الغسانی کا نسخہ ہے جو ابنِ داسہ کی روایت سے ہے۔ ابو علی الغسانی عن ابن عبدالبر عن ابی عبداللہ بن محمد بن عبدالمومن عن ابی بکر محمد بن داسہ

(۵) کتابُ القدر:

رواہ عنہ محمد بن احمد بن یعقوب المتوفی البصری [۳۵] ....حافظ ابنِ حجر نے اس کو الاصابہ میں ذکر کیا ہے۔ (۱۰۵/۳)

(۶) کتاب الناسخ والمنسوخ:

بروایۃ ابی بکر احمد بن سلیمان الفقیہ النجاد عن المؤلف

(الفہرسہ لابنِ خیر، ص ۴۷)

(۷) کتاب المسائل:

امام ابوداوٗد نے امام احمد بن حنبل سے جو سوالات کئے اور امام نے جو جوابات دیئے۔

(۸) ابتداءُ الوحی:

(۹) کتاب فضائل الاعمال:

(۱۰) کتاب الدعاء:

(۱۱) کتاب اخبار الخوارج:

(۱۲) المسائل التی خالف فیہا الامام احمد بن حنبلؒ:

یہ کتاب امام ابوداوٗد کی روایت سے ہے۔ غالبًا اس کا مخطوطہ امام ابوداوٗد کے نسخہ سے منقول ہے جو مکتبۃُ الظاہریہ دمشق میں محفوظ ہے۔

(۱۳) إجابته علی سوالات أبی عبید محمد بن علی عثمان الآجری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) رسالة في وصف تاليفه لكتاب السنن (ط بتحقيق الكوثري)

(۱۵) کتاب السنن، زیرِ نظر مقالہ میں اسی کا تعارف مقصود ہے۔

کتاب السُّنن

پہلے گذر چکا ہے کہ امام ابوداؤد محدث فقیہ تھے اور انہوں نے اپنی "السنن" میں احادیثِ احکام جمع کی ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں زہد و فضائل، اعمال اور تفسیر وغیرہ کے متعلق احادیث معدوم ہیں اور کتاب کی یہی بڑی خوبی ہے۔ چنانچہ ابوداؤد کی کتاب السنن کی خصوصیات کے ضمن میں علماء نے لکھا ہے: (۳۶)

"ولابي داؤد في حصر احاديث الاحكام و استيعابها ماليس لغيره"

امام ابوداؤد نے اپنی السنن کی تکمیل اپنے عہدِ شباب میں کرلی تھی جبکہ امام احمد بن حنبل ابھی حیات تھے چنانچہ انہوں نے السنن کی تالیف کے بعد امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے اس کی تحسین کی اور جلد ہی ان کی کتاب کو علمی حلقوں میں قبولیت حاصل ہوگئی چنانچہ ابن مخلد دوری لکھتے ہیں۔ (۳۷)

"ثم لما صنّف السنن و قرأه على الناس صار كتابه لاهل الحديث كالمصحف يتبعونه، وأقر له اهل زمانه بالحفظ والتقدم فيه"

علامہ خطابی معالم السنن شرحُ السنن کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"امام ابوداؤد کی کتاب السنن بلاشبہ عُمدہ کتاب ہے کہ علم دین میں کوئی ایسی تصنیف نہیں ہوئی اور اسے تمام لوگوں میں قبولیت حاصل ہوئی ہے اور تمام علماء اور فقہاء کے طبقوں کے درمیان اسے حَکَم کی حیثیت حاصل ہے۔ اہل عراق، مصر اور بلاد مغرب کے لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں"

علامہ ابن حزم کا بیان کہ ایک دفعہ حافظ سعید بن السکن کی مجلس میں اصحاب حدیث کی ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت حاضر ہوئی۔ حدیث کی کتابوں کے سلسلہ میں باہم مذاکرہ ہوا تو ابنُ السکن مجلس سے اٹھ کر اپنے گھر گئے اور کتابوں کے چار قماطر (بستے) لاکران کے سامنے ڈال دیئے اور فرمانے لگے: (۳۸)

"ھذہ قواعد الاسلام کتاب مسلم و کتاب البخاری و کتاب ابی داؤد و کتاب النسائی"

یعنی یہ اصولِ اربعہ ہیں اور اگر ترمذی کو بھی ان کے ساتھ شامل کرلیا جائے تو محدثین کے نزدیک ان کو "اصولِ خمسہ" کہا جاتا ہے۔

اور حافظ ابو عبداللہ ابنِ مندہ نے بھی ان چار کتابوں کو اصلُ الاصول قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"الائمة الاربعة الذین أخرجوا الصحیح و میّز وا الثابت من سقیمه و خطأہ من صوابه ھُم البخاری و مسلم و أبو داؤد و النسائی" (۳۹)

الغرض علماء محدثین نے "السنن" پر الصحیح کا اطلاق کیا ہے اور اس کو احکام میں جامع قرار دیا ہے علامہ خطابی معالم السنن کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"امام ابوداؤد سے پہلے جتنی جوامع اور سنن لکھی گئیں ان میں احکام کے علاوہ مواعظ و آداب وغیرہ پر تمام انواع حدیث جمع کی گئی تھیں امام ابوداؤد پہلے محدث ہیں جنہوں نے صرف احکام کی احادیث کو جمع کیا اور محدثین کو اپنی طرف متوجہ کرلیا"

احادیثِ سنن:

امام ابوداؤد اپنے "رسالۂ مکیہ" میں لکھتے ہیں: (۴۰)

"میں نے پانچ لاکھ احادیث جمع کیں اور ان سے انتخاب کرکے السنن میں چار ہزار آٹھ سو احادیث جمع کیں۔ ان میں صحیح اور صحیح کے قریب حدیثیں ہیں۔ بعض ضعیف بھی ہیں لیکن جن روایات میں سخت کمزوری پائی جاتی ہے وہ میں نے بیان کردی ہے اور بعض ضعیف الاسناد بھی ہیں اور جن پر میں نے سکوت کیا ہے تو وہ میرے نزدیک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالح ہیں"

اور لکھتے ہیں:

وبعضها اصح من بعض .... اور بعض احادیث دوسری بعض سے اَصح ہیں

یعنی صحت کے اعتبار سے مختلف مراتب پر ہیں اور یہ بھی لکھا ہے: ذکرت فیها الصحیح و ما یشبهه وما یقاربه اس میں بھی اختلافِ مراتب کی طرف اشارہ ہے۔

الغرض مولف نے اپنے "رسالہ مکیہ" میں "السنن" کی احادیث کی حیثیت واضح کردی ہے اور بتادیا ہے کہ میں نے کن شرائط کے تحت احادیث جمع کی ہیں اب ہم امام کے اس جملہ کی تشریح پر "وما سکت عنه فهو صالح" علماء کے خیالات کا ذکر کرتے ہیں اس کے بعد سُنن ابی داؤد کے شرائط کا جائزہ لیں گے۔

عراقی لکھتے ہیں کہ "صالح" أی للاحتجاج .... لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ امام ابوداؤد ضعیف حدیث پر بھی سکوت کرجاتے ہیں۔ لہٰذا تمام مسکوت عنہ حسن اصطلاحی کے درجہ میں نہیں ہوسکتی الا یہ کہ دوسرے متابعات اور شواہد سے انہیں قوت حاصل ہوجائے۔ اور امام مسلم جن ضعیف رواۃ کی احادیث متابعات و شواہد میں لائے ہیں امام ابوداؤد ان کو اصول میں لے آئے ہیں جیسے لیث بن ابی سلیم اور عطاء بن السائب وغیرھما ہیں پس ابوداؤد نے اپنے سنن میں جن احادیث سے سکوت کیا ہے ان کے چار اقسام قرار دیئے جاسکتے ہیں:

(۱) وہ احادیث جو صحیحین میں ہیں یا شرطِ صحت پر ہیں۔

(۲) وہ احادیث جو حسن لذاتہ کے قبیل سے ہیں۔

(۳) وہ احادیث جو حسن لغیرہ ہیں ...... أی من قبیل الحسن إذا اعتضد ......

اور یہ دونوں قسم یعنی (۲، ۳) سُنن میں بکثرت موجود ہیں۔

(۴) وہ جو ضعیف ہیں مگر ایسے راوی کی روایت سے نہیں ہے جس کے ترک پر اجماع ہوچکا ہو حافظ ابن حجران ہرچہار اقسام کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں۔ [۴۱]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وكل هذه الاقسام عنده تصلح للاحتجاج بها"

یعنی امام ابوداؤد کے نزدیک حدیث ضعیف سے بھی احتجاج جائز ہے اگر اس باب میں صحیح حدیث میسر نہ ہو کیونکہ لوگوں کی رائے سے تو بہرحال حدیث ضعیف بہتر ہے۔ یہی قول ابنِ مندہ کا ہے۔ یہی قول امام احمد بن حنبل کا ہے۔ چنانچہ حافظ محمد بن ابراہیم بن منذر نیسابوری (۳۱۸ھ) سے روایت ہے کہ امام احمد، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ سے احتجاج کرتے اذلم یکن عندہ فی الباب غیرہ [۴۲] اور امام احمد کو رائے سے نفرت تھی اور یہی طریق امام ابوداؤد کا تھا۔ واللہ اعلم

اسی تشابہ کی بناء پر حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا:

"اعتبرت مسند أحمد فوجدته مُوَافِقًا لشرط أبي داود"

بلکہ "التوسل والوسیلہ" میں حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"شرط احمد أجود من شرط أبي داؤد" [۴۳]

یہی وجہ ہے کہ امام احمد نے بہت ایسے رُواۃ سے اجتناب کیا ہے جن سے اصحابِ سنن ابی داؤد اور ترمذی روایت کرتے ہیں:

عراقی نے اس قول کو ضعیف قرار دیا ہے جو یہ لکھتے ہیں کہ ابوداؤد کا سکوت حجت ہے۔

علامہ عراقی لکھتے ہیں:

"امام ابوداؤد تو ابنِ لہیعہ، صالح مولی التوءمۃ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، موسیٰ بن وردان، مسلمہ بن الفضل اور دلہم بن صالح وغیرہ سے احتجاج کرتے ہیں اور ان مُدلسین کی مُعنعن روایات بھی لے آتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ رواۃ کی احادیث پر امام داؤد کے سکوت کی وجہ سے ان کی تقلید جائز نہیں ہے۔ بلکہ دیکھنا چاہیے کہ ان کا متابع ہے یا نہیں اگر متابع ہو اور اَوثق کی مخالفت نہ ہو تو احتجاج جائز ہے اور اگر اوثق کی مخالفت ہو تو وہ روایت مِن قبیل منکر ہے"

اسی طرح سُنن میں منقطع اور مدلسین کی معنعن روایات بھی ہیں تو ان کی روایات کو ہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محض ابوداؤد کے سکوت کی وجہ سے حسن کیسے کہہ سکتے ہیں؟

وجوہِ سکوت:

امام ابوداؤد کا سکوت متعدد وجوہ کی بناء پر ہوتا ہے۔

(۱) پہلے اس پر کلام ہو چکا ہو۔

(۲) بوجہ ذہول کے

(۳) راوی کا ضُعف واضح ہونے اور ائمہ کے بالاتفاق اس کی روایت کو مطروح قرار دینے کی وجہ سے۔

(۴) نسخوں کے اختلاف کی وجہ سے...... کَمَا مَرَّ

(۵) بعض اوقات اس حدیث پر اپنی کسی دوسری کتاب میں کلام کی ہوتی ہے اس لئے السنن میں سکوت سے کام لیتے ہیں مثلاً السنن میں محمد بن ثابت العبدی عن نافع ردِّ سلام میں ابنِ عباس والی روایت ذکر کی ہے اور اس پر سکوت کیا ہے (۴۴) اور کتابُ التفرد میں اس پر کلام کی ہے۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

"لم یتابع احد محمد بن ثابت علی ھذا قال أحمد بن حنبل: ھو حدیث منکر" (۴۵)

سنن ابی داؤد اور منقطع و مبہم روایات:

وہ احادیث جن میں انقطاع یا ابہام پایا جاتا ہے۔ ابوداؤد میں بکثرت پائی جاتی ہیں اور مدلسین کا ضعف بھی مذکور ہے۔

(۱) کتاب الطھارۃ: باب الرجل یتبوّء لبولہ: حدثنی شیخ کان یحدّث عن ابی موسی...... اس میں شیخ مبہم ہے اور کان یحدث میں جہالت ہے یہ اور اس قسم کی متعدد احادیث ہیں جن پر امام نے سکوت فرمایا ہے۔ تو محض سکوت پر کیسے اعتماد کیا جاسکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اعتراض اس وقت ہوتا ہے جب جملہ "فَهُو صَالِحٌ" کو "صالح للحجة" کے معنی میں لیں لیکن اگر صالح کے معنی عام ہوں یعنی صالح للحجة وللإستشهاد أو للمتابعة تو پھر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ امام ابوداؤد ضعیف سے احتجاج کرتے ہیں لہذا کسی حدیث پر سکوت کی صورت میں ان کی تقلید نہیں ہو سکتی۔

جن مواضع پر امام نے سکوت کیا ہے ان پر غور کیا جائے گا کہ کیا ان میں افراد پایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر افراد پایا جاتا ہے تو معنی اول پر محمول ہوگا اور اگر نہیں پایا جاتا تو معنی ثانی پر حمل کیا جائے گا۔ چنانچہ امام نوویؒ لکھتے ہیں:

"وفي سنن ابي داؤد أحاديث ظاهرة الضّعف ولم يبيّنها مع أنه متفق على ضعفها فلابد من تاويل كلامه.... فعلى هذا ما وجدنا في كتابه مطلقاً ولم يصحّحه غيره من المعتهدين ولا ضعّفه فهو حسن عند أبي داؤد"

تاہم امام نوویؒ شرح المہذب میں اپنی اس تحقیق کی مخالفت کرتے ہیں اور امام ابوداؤد کے محض سکوت کی وجہ سے استدلال کر لیتے ہیں اور اپنے اِس اُصول کو چھوڑ دیتے ہیں:

"الاأن يظهر في بعضها أمر يقدح في الصحة والحسن وجب ترك ذالك (۴٦)"

ابن الصلاح لکھتے ہیں:

"اگر کوئی حدیث سنن میں مذکور ہو اور اس کی صحت کا علم نہ ہو سکے تو سمجھ لیجئے کہ امام کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے"

"ابن رشید فہری لکھتے ہیں:

"ایسی حدیث حسن ہی نہیں بلکہ بعض اوقات صحیح بھی ہوتی ہے"

امام ذہبیؒ اور سکوت ابی داؤد:

امام ذہبیؒ نے امام ابوداؤد کے سکوت پر فیصلہ کُن بات لکھی ہے وہ لکھتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"فكتاب ابى داود أعلى مافيه من الثابت ماأخرجه الشيخان و ذلك نحو من شطر الكتاب ثم يليه ماأخرجه أحد الشيخين و رغب عنه الآخر ثم يليه مارغبا عنه وكان أسناده جيدا سالما من علة و شذوذ، ثم يليه ماكان اسناده صالحا و قبله العلماء لمجيئه من وجهين لينين فصاعدا يعضد كل اسناد منهما الآخر ثم يليه ماضعف اسناده لنقص حفظ راو به فمثل هذا يمشيه أبوداؤد ويسكت عنه غالبا ثم يليه ماكان بين الضعف من جهة راو به فهذا لا يسكت عنه بل يوهنه غالبا وقد يسكت عنه بحسب شهرته و نكارته (۴۷) والله اعلم

خلاصہ کلام ذہبیؒ :

امام ذہبیؒ کے ان ریمارکس کا خلاصہ یہ ہے کہ سنن ابی داوٗد کی احادیث چھ قسم پر ہیں :

(۱) جو شیخان کی شرط پر ہیں۔
(۲) کسی ایک کی شرط پر ہیں۔
(۳) جن کی اسناد جید ہے اور شذوذ و علت سے پاک ہے۔
(۴) جن کی اسانید صالح ہیں اور دوسری اسناد سے اسے قوت حاصل ہے۔
(۵) کسی راوی کے ضُعف کی وجہ سے اس کی اسناد ضعیف ہے۔
(٦) جو بیّن طور پر ضعیف ہے۔

امام ذہبیؒ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی ممارست اور تتبع سے لکھا ہے ورنہ امام ابوداوٗد کے کلام میں یہ تفصیل نہیں ہے۔ احادیثِ سنن کی پوری چھان بین کرنا ہو تو اطرافِ مزی کا مطالعہ ضروری ہے۔ یا پھر احوالِ رجال کی معرفت کے سلسلہ میں "میزان الاعتدال" للذہبیؒ نہایت عمدہ کتاب ہے تاہم سنن ابی داوٗد کے سلسلہ میں ان دونوں سے بہتر تلخیص منذری کی ہے کہ انہوں نے ہر اس مقام پر کلام کیا ہے جس میں احتمال پایا جاتا ہے اور جو احادیث صحیحین میں پائی جاتی ہیں ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نشان دہی کردی ہے اور پھر امام ترمذی نے جن احادیث کو صحیح یا حسن کہا ہے وہاں امام ترمذی کا کلام نقل کردیا ہے اور منذری کی یہ تلخیص لؤلؤی کے نسخہ کی ہے جو ابنِ داسہ کے نسخہ سے ترتیب میں مختلف ہے۔ محدث عظیم آبادی لکھتے ہیں:

"واختصر السنن لأبی داوٗد من روایة اللؤلؤی وقد أحسن فی اختصاره وتهذیبه وعزو أحادیثه وإیضاح عِلَلِه" (۴۸)

مگر امام ابو داؤد نے مسکوت عنہ کو صالح قرار دیا ہے جو صحیح و حسن دونوں کو شامل ہے کیونکہ امام ابوداؤد تقسیم ثنائی کے قائل تھے۔ تقسیم ثلاثی کا تو سب سے پہلے علامہ خطابی نے اعلان کیا ہے پس امام ابوداؤد کا "صالح" صحیح اور حسن دونوں کو شامل ہے۔

علامہ ابوالفتح یعمری لکھتے ہیں:

"امام ابوداؤد بھی امام مسلم کی طرح حدیثِ حسن کے قائل نہیں تھے۔ امام مسلم نے مقدمہ میں ضعیف، واہی سے مجتنب رہنے کا اعلان کیا ہے اور امام ابوداؤد نے اس کی تبیین کو لازم قرار دیا ہے لہٰذا امام ابوداؤد اور مسلم کی شرط میں یک گونہ تشابہ پایا جاتا ہے یعنی امام مسلم نے واہی حدیث سے تعرض نہیں کیا اور امام ابوداؤد نے تعرض تو کیا ہے مگر تبیین کے ساتھ تو پھر ابن الصلاح امام ابوداؤد کی بجائے خود امام مسلم پر کیوں اعتراض نہیں کرتے۔"

دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ:

"امام ابوداؤد نے یہ شرط بیان کی ہے کہ وہ اپنی کتاب میں صحیح اور اس کے قریب یا ملتی جلتی احادیث لائیں گے اور امام مسلم نے کہا کہ تمام صحیح روایات ہم شعبہ اور مالک کے پاس نہیں پاتے لہٰذا نزول کے ساتھ لیث بن ابی سلیم، عطاء بن السائب اور زیاد بن ابی زیاد کی روایات لیں گے کیونکہ فی الجملہ عدالت و صدق کا لفظ ان کو بھی شامل ہے اور ستر و صدق اور تعاطی العلم کے تحت یہ بھی داخل ہیں گو حفظ و اتقان میں متفاوت ہیں لہٰذا دونوں میں کوئی تفاوت نہیں ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم نے صحیح کی شرط لگائی لہٰذا وہ تیسرے طبقہ کی حدیث سے دُور رہے اور امام ابوداؤد نے تیسرے طبقہ کی روایات درج تو کیں مگر ساتھ ان کا ضُعف بیان کردیا اور "بعضہا أصح من بعض" کہہ کر تفاوت کی طرف اشارہ کردیا جب کہ امام مسلم نے دو طبقے قرار دے کر تفاوت کی طرف اشارہ کردیا ہے اور امام ابوداؤد نے بھی "فہو صالح" کہہ کر صحت کی شرط کی طرف اشارہ کردیا ہے اور یہ صحت عام ہے جو صحیح و حسن دونوں کو شامل ہے۔

وجوہِ ترجیح:

تاہم شرط میں اس تشابہ کے باوجود درج ذیل وجوہ کی بنا پر صحیح مسلم کو سُنن پر تقدم حاصل ہے:

(ا) صحیح مسلم کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہے اور اس کی صحت پر اجماع ہوچکا ہے مگر ابوداؤد کو یہ درجہ حاصل نہیں ہے۔

(ب) امام مسلم نے صحت کی شرط لگائی ہے مگر امام ابوداؤد نے صحت کی شرط نہیں لگائی۔

اب آخر میں ہم امام ذہبیؒ کا تبصرہ نقل کرتے ہیں جو دراصل احادیثِ سنن کا بہترین تجزیہ ہے:

السنن میں نصف کے قریب تو وہ احادیث ہیں جو صحیحین میں مذکور ہیں۔ پھر اس کے بعد وہ ہیں جو صحیح مسلم میں ہیں مگر امام بخاری نے ان کو قابل اعتبار نہیں سمجھا۔ پھر اس کے بعد وہ احادیث ہیں جو صحیحین میں نہیں ہیں مگر وہ ان کی اسانید جید اور علت و شذوذ سے پاک ہیں اس کے بعد وہ ہیں جن کی سند صالح ہے اور دو یا دو سے زیادہ ضعیف طُرق کے ساتھ آنے کی وجہ سے علماء نے ان کو قبول کیا ہے پھر وہ احادیث ہیں جن کی اسناد میں ضعف پایا جاتا ہے۔ وہ ضُعف راوی میں حفظ کی کمی کی وجہ سے ہے۔ امام ابوداؤد اس کو گوارا کرتے ہیں اور شہرت کی وجہ سے اس پر سکوت اختیار کرتے ہیں۔ گویا علامہ ذہبیؒ نے احادیثِ سنن کے چھ درجات قرار دیئے ہیں اور یہ ان کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنی تتبع ہے اور مصنف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کے مطابق نہیں ہے لہٰذا اہلِ فن کو چاہیے کہ سکوت عنہ کی تحقیق کریں اور اس معاملہ میں سب سے زیادہ معاون کتاب الاطراف للمزی ہو سکتی ہے۔ یا پھر مختصر للمنذری ہے جنہوں نے طُرقِ حدیث کے ساتھ امام ترمذی کی تصحیح یا تحسین کو بھی نقل کر دیا ہے۔

سُنن ابی داؤد کے نسخے

مؤلف سے "السنن" کے رواۃ عموماً سات ذکر کیے گئے ہیں۔ علامہ ذہبیؒ نے تذکرہ میں ان وں میں سے ہر ایک کے ساتھ راویٔ "السنن" ہونے کی تصریح کی ہے جو حسبِ ذیل ہیں:

(۱) ابوالحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری

(۲) ابواسامہ محمد بن عبدالملک بن یزید الرواس روای السنن. ثقۃ ثابت

(۳) ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد المعروف بابن الاعرابی المتوفی ۳۴۰ھ

(۴) ابوعلی اللؤلؤی محمد بن احمد بن عمرو البصری اللؤلؤی ۳۳۲ھ

(۵) ابوبکر محمد بن عبدالرزاق بن داسہ المتوفی ۳۴۵ھ

(۶) ابوسالم محمد بن سعید الجلودی

(۷) ابوعمرو احمد بن علی بن الحسن البصری راوی "السنن" عنہ

ان اسماءِ سبعہ کا ذکر کرنے کے بعد امام ذہبیؒ لکھتے ہیں: [۴۹]

"فھولاء السبعة رَوَوْا عنه السنن"

پھر النبلاء میں علامہ ذہبیؒ نے ان رواۃِ سبعہ پر دو کا اضافہ کیا ہے اس طرح کل نَو ہو جاتے ہیں[۵۰]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) ابو الطیب احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن الاشنانی البغدادی نزیل الرحبہ

(۹) ابو عیسٰی اسحاق بن موسیٰ بن سعید الورّاق الرملی، المتوفی ۳۲۰ھ

مذکورہ رواۃِ تسعہ امام مؤلف سے ان کی السنن اور بعض دیگر تالیفات روایت کرتے ہیں۔

اور محمد بن احمد بن یعقوب المتوثی کا نام راوی کتابُ "القدر" کی تصریح سے مذکور ہے۔ (۵۰)

محدث محمد شمس الحق العظیم آبادی نے مقدمہ "غایۃُ المقصود" شرح سنن ابی داؤد میں صرف چار حفاظ کے نسخوں کا ذکر کیا ہے۔ (۵۱) یعنی:

(۱) اللؤلؤی

(۲) ابن داسہ

(۳) الرملی

(۴) ابن الاعرابی

اب ہم ان نسخوں کے متعلق کچھ معلومات پیش کرتے ہیں:

(۱) نسخہ اللؤلؤی (۵۲)

علامہ لؤلؤی نے ۲۷۵ھ میں مؤلف سے روایت کیا ہے اور یہ نسخہ مشرق اور دیارِ ہند میں متداول ہے اور "سنن ابی داؤد" سے عندالاطلاق یہی نسخہ مراد ہوتا ہے۔ محدث عظیم آبادی لکھتے ہیں:

"روی عن أبی داؤد هذا السنن فی المحرم سنة خمس و سبعین ومائتین و روایته أصح الروایات وأجودها لانها من آخر ما أملی المؤلف و علیها مات، وهی المتداولة فی المشرق والهند

اور محدث اللؤلؤی کی وفات ۳۳۳ھ میں ہوئی ہے علامہ ذہبیؒ نے ان کو "المحدث الصدوق" لکھا ہے۔ اللؤلؤی کے تلمیذ ابو عمر الہاشمی کا بیان ہے:

"کان أبو علی اللؤلؤی قد قرء کتاب السنن علی أبی داؤد عشرین سنة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکان یدعی وراق أبی داؤد"

لؤلؤی سے "السنن" کو ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبدالواحد الہاشمی (۳۲۲ھ - ۴۱۴ھ) اور حافظ ابو عبداللہ الحسین بن بکر بن محمد الوزان المعروف بالبزاز نے روایت کیا ہے اور الوزان سے ابو ذر الہروی (عبد بن احمد بن محمد المالکی) نے اور الہروی سے ابو الولید الباجی نے اور یہ تمام روایات ابن خیر اشبیلی نے اپنے فہرسہ میں ذکر کی ہیں [۵۳] اور ہاشمی سے ابوبکر الخطیب نے، اور الوزان کا بیان ہے:

"أحضرني والدی سماع سنن أبی داؤد وأنا ابن ثمان سنين فأثبت حضوری ولم يثبت السماع ثم فی التاسعة من عمری فعل كذلك ثم سمعت وأنا ابن عشر سنين فأثبت حينئذ سماعی"

علامہ ذہبیؒ لؤلؤی کے متعلق لکھتے ہیں:

"ابو علی اللؤلؤی راوية السنن عن أبی داؤد مدة طويلة يقرأ السنن للناس" (۵۴)

اور ابو عمر الہاشمی (۴۱۴ھ) راوی السنن عن اللؤلؤی کے متعلق خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

"وكان ثقة أميناً وَلِيَ القضاءَ بالبصرة وسمعت منه سنن أبی داؤد وغيرها" (۵۵)

اور بغداد میں بھی وارد ہوئے۔ سمعانی نے بھی ان کو السنن کا آخری راوی لکھا ہے اور ہاشمی نے ابنِ داسہ کے نسخہ سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"والزيادات التی فی رواية ابن داسة حذفها أبو داؤد فی آخر الأمر لما رابه فی الأسناد"

(۲) نسخہ ابن داسہ

الشیخ ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسہ [۵۶] (متوفی ۳۴۶ھ) البصری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التمار..... راویٔ "السنن"

ابوداؤد سے "السنن" کا سماع کیا۔ ان سے ابو سلیمان حمد الخطابی (۳۱۸ھ)، ابوبکر المقری، ابوالحسین ابن جمیع، ابو علی الحسین بن محمد الرودباری وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"وهو آخر من حدث بالسنن كاملا من أبي داؤد وقد عاش بعده أبوبكر النجاد عامين و عنده عن أبي داؤد احاديث من السنن و جزء الناسخ و المنسوخ"

اور ابنِ داسہ سے بالا جازہ حافظ ابو نعیم اصبہانی نے روایت کی ہے۔ مغرب میں یہی نسخہ مُتداول اور معروف ہے اور لؤلؤی کے نسخہ جیسا ہے صرف تقدیم و تاخیر کے لحاظ سے کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

(۱) ان سے ابو سلیمان حمد بن محمد الخطابی کی روایت معروف ہے علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں: (۵۷)

سمع أباسعيد ابن الاعرابي بمكة و أبابكر ابن داسة بالبصرة

اور خطابی نے خود بھی کہا ہے:

"قرأت بالبصرة السنن على ابي بكر ابن داسة سنة ۳۴۵ھ"

(۲) ابنِ داسہ سے دوسرے راوی ابو محمد عبداللہ بن عبدالمؤمن القرطبی ہیں جو ابنِ عبدالبر کے قدماء شیوخ سے ہیں اور انہوں نے سب سے آخر میں ابوداؤد سے السنن کاملاً روایت کیا ہے۔

(۳) ابو علی الحسین بن محمد الروزباری ۴۰۳ھ، ذہبی لکھتے ہیں: (۵۸)

سمع ابن داسة وحدث بسنن أبي داؤد بنيسابور و عقد له مجلس في الجامع و توفي ۴۰۳ھ" (۵۹)

(۴) ابو عمر احمد بن سعید بن حزم

(۵) ابو حفص عمر بن عبدالمالک الخولانی

(۶) امام ابو علی الحسن ابن داؤد السمرقندی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) حافظ ابو نعیم اصبہانی احمد بن عبداللہ (۴۳۰ھ) وھو آخر من رواہ بالاجازۃ، علی القاری

(۸) محمد بن عبداللہ بن الحسن الامام ابوالحسین المعروف بابن اللبان الفرضی امامِ مصر (۴۰۲ھ)[۶۰]

سبکی طبقات میں لکھتے ہیں:

"سمع .... ابن داسة و حدث عنه ببغداد بسنن أبي داؤد فسمع منه القاضي ابو الطيب الطبرى (توفي ۴۰۲ھ) سماعه من ابن داسة عن أبي داؤد"

(۹) ابوبکر النجاد کے متعلق بغدادی لکھتے ہیں:[۶۱]

"سمع أبا داؤد السجستاني وارتحل إليه وهو خاتمة أصحابه"

(۳) نُسخہ الرملی:

تقریباً ابنِ داسہ کے نسخہ کے برابر ہے۔ رملی امام ابوداؤد کے وراق ہیں ان سے ابو عمر احمد بن رحیم بن خلیل نے یہ نسخہ روایت کیا ہے:

غایۃ المقصود میں ہے:

"قال ابن رحيم حدثنا أبو عيسى الرملي ۳۱۷ھ"

(۴) نسخہ ابن الاعرابی[۶۲]

الامام المحدث الحافظ ابو سعید الاعرابی البصری (۲۴۶ھ ---- ۳۴۰ھ)

انہوں نے احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درھم نزیل مکہ و شیخ الحرم الحسن بن الصباح زعفرانی، عباس بن محمد الدونی وغیرہما سے سماع کیا، شیوخ سے ایک بڑی معجم کی تخریج کی، علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"جمع وصنّف وحمل "السنن" عن أبي داؤد وله في غضون الكتاب زيادات في المتن والسند، وكان كبير الشان، عالي الاسناد"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے محمد بن احمد بن جمیع الصیداوی وغیرہ کثیر تعداد نے روایت کی ان سے رواۃ السنن حسب ذیل ہیں:

(۱) ابو اسحاق ابراہیم بن علی التمار

(۲) ابو عمر احمد بن سعید بن حزم

(۳) ابو حفص عمر بن عبدالمالک الخولانی

ابنُ الاعرابی کی روایت میں سقوط و نقصان ہے، کتاب الفتن والملاحم والحروف والخاتم نہیں ہے اور کتاب اللباس بھی نصف کے قریب ساقط ہے اور کتاب الوضوء والصلوٰۃ سے بھی بہت سے اوراق غائب ہیں۔ شیخ ابوالضیاء عبدالرحمٰن بن علی بن عمر الدیلح الشیبانی تلمیذ سخاوی نے اس کی تصریح کی ہے اور بعض کا قول ہے کہ کتابُ النکاح کا کچھ حصہ بھی نہیں ہے ابو علی غسانی لکھتے ہیں:

"وقابلت کتابی بنسخة أبی محمد الشیبانی عن أبی ذر و لیس فی روایة ابی سعید الاعرابی...... ولیس فیها من کتاب الوضوء و النکاح اوراق کثیرة" واحادیث خرجها من روایته عن شیوخه وروی اکثرها عن أبی أسامة محمد بن عبدالمالک الرواس عن أبی داؤد علی حسب ماقید ته من کتاب أحمد بن سعید بن حزم"

اس کے بعد ابو علی الجیانی لکھتے ہیں:

"وروایة ابی بکر بن داسة اکمل الروایات کلها وروایة أبی عیسی الرملی تقاربها وقد قیدت هذه الروایات الثلاث فی کتابی والحمد لله"

اور جو ابو عیسیٰ الرملی کے نسخہ سے میری کتاب میں موجود ہے وہ میں نے احمد بن رحیم اور ابو القاسم حمید بن ثوابہ الجذامی کی کتابوں سے نقل کیا ہے اور ان دونوں کا میں نے اپنے نسخہ سے مقابلہ کیا ہے اور میرے پاس جو سُنن ابی داؤد کا نسخہ ہے وہ میں نے ابو حفص الخولانی سے اخذ کیا ہے جو انہوں نے مکہ میں ۳۴۰ھ کو ابو سعید الاعرابی کو پڑھ کر سنایا تھا اور پھر عراق پہنچ کر بصرہ میں ۳۴۱ھ کو ابن داسہ کی مجلس میں اس کی تصحیح کی تھی جبکہ سنن کی ان پر قراءۃ ہو رہی تھی۔ مزید جیانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں:

خولانی والے نسخہ کی مجھے ابو سعید الاعرابی اور ابنِ داسہ دونوں سے اجازہ حاصل ہے اور میں نے ابنِ داسہ والا نسخہ اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور اس میں ابنُ الاعرابی اور ابو عیسیٰ الرملی دونوں کو ضم کردیا ہے جو چھ جلدوں میں ہے۔

(۵) نسخہ العبدی

ابوالحسن العبدی کے نسخہ میں رُواۃ کی ایک جماعت اور اسانید پر زائد کلام ہے جو لؤلؤی کے نسخہ میں نہیں ہے اور جیساکہ ہم پہلے سکوت ابی داوٗد کی بحث میں ابنِ حجر سے نقل کرچکے ہیں۔

علامہ سخاوی لکھتے ہیں:

"ومما ينبه عليه أن سنن أبي داؤد تعدّدت رواتها عن مصنفيها ولكل أصل و بينها تفاوت حتى في وقوع البيان في بعضها دون بعض ولا سيما في رواية أبي الحسن العبدى ففيها من كلامه أشياء زائدة على رواية غيره" (۲۳)

(۶) ابواسامہ محمد بن عبدالمالک بن یزید الرواس

اس کی روایت میں فوات ہیں۔

(۷) ابوسالم محمد بن سعید الجلودی

(۸) ابوالطیب احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن الاشنانی البغدادی

(۹) ابوالحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری

شروحِ سنن ابی داوٗد:

سنن ابی داؤد کی طرف علماء نے توجہ دی ہے اور اس پر شروح، حواشی مختصرات اور مصنفات لکھی ہیں جو مستخرجات کی حیثیت رکھتی ہیں اور یہ شروح گو صحیحین کے برابر نہیں ہیں تاہم ان سے سنن ابی داوٗد کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) معالم السنن شرح الامام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی الخطابی المتوفی (۳۸۸ھ) اپنے وقت کے فقیہ، محدث اور ادیب تھے۔ متعدد تصانیف چھوڑیں جن میں سے "غریب الحدیث"...... "معالم السنن شرح السنن لابی داؤد" اور "اعلام السنن شرح البخاری" مشہور ہیں۔ آپ ابو علی الصفاء اور ابو جعفر الرزاز کے تلمیذ تھے۔

علامہ سمعانی لکھتے ہیں:

"جلیل القدر فاضل تھے۔ ابو سعید ابن الاعرابی سے مکہ میں سماع کیا اور بصرہ میں ابوبکر ابن داسہ کے سامنے زانو تلمذ کیا امام حاکم ابو عبداللہ عبدالغافر فارسی اور جماعۃ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔"

ان کی یہ شرح لؤلؤی کے نسخہ پر ہے۔ ابو شبہ لکھتے ہیں:

"شارح نے سنن کے لغات اور اختلافِ روایات سے بحث کی ہے اور مواضعِ مشکلہ کو حل کیا ہے اور استنباطِ احکام کی طرف توجہ دی ہے۔ آپ نے اہلِ علم کی ایک جماعت کی طلب پر یہ شرح لکھی ہے"۔

یہ شرح حلب میں طبع ہوئی پھر احمد محمد شاکر اور محمد حامد الفقی کی تحقیق سے قاہرہ سے نشر ہوئی (۱۹۴۸ء)

(۲) شرح الزوائد علی الصحیحین:

الشیخ العلامہ، سراج الدین عمر بن علی بن الملقن الشافعی (۸۰۴ھ) کی تالیف ہے۔

(۳) شرح الشیخ ابو زکریا محی الدین یحیٰ بن شرف النووی المتوفی ۶۷۶ھ (شارحِ مسلم) وغیرہ یہ صرف ایک قطعہ کی شرح ہے اور "نووہ" دمشق کے قریب ایک قریہ کا نام ہے اس کی طرف نسبت نوَوی و نواوی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۴) شرح قطب الدین ابوبکر یمنی شافعی ۶۵۲ھ

(۵) شرح الحافظ ولی الدین احمد بن عبدالرحیم العراقی ۸۲۶ھ

مفصل شرح ہے اول کتاب السجود تک سات جلد ہیں اور ایک جلد صیام، حج اور جہاد میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اگر مکمل ہو جاتی تو اندازہ ہے کہ چالیس جلدوں میں پوری ہوتی۔

علامہ عراقی، سراج الدین البلقینی کے تلمیذ تھے بہت سی کتب کے مؤلف ہیں علامہ سیوطی نے حسن المحاضرہ میں ان کے حالات درج کئے ہیں حافظ ابن حجر آپ کے تلامذہ سے تھے۔ النکت علی ابن الصلاح شرح المهمات، شرح جمع الجوامع اور شرح تقریب الاسانید وغیرھا کتب کے مؤلف ہیں۔

(۶) شرح مغلطائی بن قلیح...... الامام الحافظ علاؤ الدین کی یک صد سے اوپر تصانیف ہیں۔ شروح حدیث میں شرح البخاری، شرح ابن ماجہ اور شرح سنن ابی داؤد معروف ہیں۔ یہ شرح غیر مکمل ہے (دیکھئے حسن المحاضرۃ و کشف الظنون)

(۷) شرح الشیخ جلال الدین السیوطی ۹۱۱ھ شرح کا نام "مرقاۃ الصعود" ہے۔ اس کا مختصر حاشیہ ابو داؤد پر مطبوع ہے۔ درجات مرقاۃ الصعود تالیف علی بن سلیمان الدمنتی الباجمعوی، اسی طرح بقیہ صحاح ستہ پر بھی ان کے حواشی معروف ہیں۔

(۸) شرح الشیخ ابی الحسن نورالدین محمد السندی ابن عبدالهادی ۳۸-۱۱۳۹ھ، شرح کا نام "فتح الودود" ہے [۶۴]

(۹) شرح العلامہ بدرالدین محمود بن احمد العینی الحنفی ۸۵۵ھ

(۱۰) شرح الشہاب عمر ابن رسلان بن نصر البلقینی المتوفی ۸۰۵ھ، یہ شرح آٹھ جلدوں میں ہے، علامہ حسین بن محسن الانصاری نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ شارح حافظ ابن حجر عسقلانی کے تلامذہ سے تھے۔ مولانا محدث عظیم آبادی لکھتے ہیں:

"هو شرح حافل لم تكتحل مثله العيون طالعت قطعة منه فوجدته شرحا جيدا و ينقل فيه عن شيخه الحافظ ابن حجر"

(۱۱) شرح الشیخ شہاب الدین ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم ابن ہلال المقدسی ۷۶۵ھ، علامہ مزی کے تلامذہ سے تھے۔ شرح کا نام "انتماء السنن و اقتفاء السنن" [۶۵] ہے، ۷۱۴ھ کو پیدا ہوئے۔ حدیث کی طرف توجہ دی۔ ابنِ عبدالدائم کے اصحاب سے سماع کیا ذکرہ الذھبی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی المعجم المختصر۔

(۱۲) شرح السنن مولانا وحید الزمان بن مسیح الزمان طبع لاہور (۱۸۸۲ء) حجاز پہنچ کر علامہ احمد بن عیسیٰ بن ابراہیم الشرقی سے سندِ حدیث حاصل کی۔ بہت سی کتب کے مؤلف ہیں۔ ان میں سے ایک ترجمہ ابی داؤد مع تشریحات ہے۔

(۱۳) عونُ المعبود شرح ابی داؤد، بعض نے اسے شیخ شرفُ الحق کی طرف منسوب کیا ہے جو کہ محدث شمس الحق کے بھائی تھے اور شیخ عظیم آبادی نے عونُ المعبود سے علاوہ غایۃُ المقصود کے نام سے سنن ابی داؤد کی شرح شروع کی تھی جو نامکمل رہی ان کی پہلی جلد شارح کی زندگی میں طبع ہوگئی تھی جس کے ساتھ مختصر المنذری اور تہذیب السنن ابن القیم بھی شامل ہے۔

(۱۴) المنہل العذب المورود شرح السنن لابی داؤد: الشیخ الفاضل محمود بن محمد بن الخطاب السبکی (۱۳۵۲ھ) کی تالیف ہے۔ کتاب المناسک سے باب التلبیہ تک ہے۔ شیخ امین محمود ازہری نے اسکے اتمام کا عزم کیا ہے۔

سنن ابی داؤد کی بعض مختصرات بھی ہیں جن میں مختصر المنذری اور اس مختصر کی تہذیب لابن القیم معروف ہیں۔ یہ دونوں معالم السنن الخطابی کے ساتھ مطبوع ہیں۔

(۱۵) بذل المجهود شرح ابی داؤد: مولانا خلیل احمد السہارنپوری کی تالیف ہے۔

حواشی و حوالہ جات

(۱) الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۴، تاریخ بغداد ۹/۵۵، مقدمہ غایۃ المقصود اللمعۃ الثانیہ

(۲) النبلاء ۱۲/۲۲۰ نیز وفیات لابن خلکان (۴) النبلاء ۱۲/۲۰۴

(۳) تاریخ بغداد ۹/۵۶ والنبلاء ۱۲/۲۰۴ (۵) النبلاء ۱۲/۲۲۱

(۶) تاریخ بغداد ص ۲۱۱ ج ۴ — (۷) طبقات ابن سعد ص ۳۰۴ ج ۷ و تہذیبُ التہذیب ص ۱۲۲-۱۲۳ ج ۱۰ — (۸) تہذیب ۲۱۱ ج ۵ و ابن سعد — (۹) ابنِ سعد ص ۳۰۰ ج ۷ و تہذیب ج ۱۱ ص ۴۵ — (۱۰) تہذیب ج ۱۰ ص ۳۳۳ — (۱۱) النبلاء ۱۲/۲۰۴ — (۱۲) تہذیبُ التہذیب ۶/۳۲ — (۱۳) حوالۂ سابق — (۱۴) النبلاء ۱۳/۲۰۴ — (۱۵) النبلاء ۱۲/۲۰۴ — (۱۶) تحفۃُ الاحوذی ج ۱ ص ۳۴۳ — (۱۷) ج ۴ ص ۲۹۲ — (۱۸) النیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۱۲۲ —— (۱۹) البدایہ والنہایہ ۱۱/۵۵ —— (۲۰) النبلاء ۱۲/۲۱۱ —— (۲۱) تہذیب ۱۲/۱۶۷ —— (۲۲) میزانُ الاعتدال للذہبی ۲/۵۸۳ —— (۲۳) تذکرہ ۲/۵۹۳ و النبلاء ۱۲/۲۱۶ و البدایہ ۱۱/۵۵ —— (۲۴) النبلاء ۱۲/ والسبکی ج ۲ ص ۲۹۵ —— (۲۵) السبکی ۲/۲۹۵ والنبلاء ۱۲/۲۱۱ —— (۲۶) النبلاء ۱۲/۲۱۵- حوالۂ سابق، چنانچہ وہ سوالات ایک کتاب کے شکل میں علامہ رشید رضا کے مقدمہ کے ساتھ مدون ہو کر طبع ہو چکے ہیں بنام "مسائل الامام احمد روایہ ابی داؤد" —— (۲۷) حوالہ سابق۔ —— (۲۸) تہذیب التہذیب ۴/۱۷۲ —— (۲۹) النبلاء ۱۲/۲۱۹ —— (۳۰) المنار المنیف ص ۱۰۱ و النبلاء ۱۲/۲۱۷ —— (۳۱) تاریخ بغداد ۴/۱۶ —— (۳۲) النبلاء ۱۲/۴۲۹ رقم ۲۱۳ —— (۳۳) البدایہ والنہایہ ۱۱/۵۵-۵۶ وقال: وقد ذکرنا ترجمتہ فی "التکمیل" وذکرنا ثناء الائمہ علیہ —— (۳۴) النبلاء ۱۶/۱۱۰ —— (۳۵) ابنِ عساکر ۷/۲۷۲ ب- ۲۷۳ —— (۳۶) مقدمہ غایۃ المقصود مقدمہ معالم السنن —— (۳۷) تہذیب التہذیب ۴/۱۷۲ والنبلاء ۱۳/۲۱۲، —— (۳۸) النبلاء ۱۳/۲۱۲ —— (۳۹) تہذیب التہذیب —— (۴۰) غایۃ المقصود مقدمہ، النبلاء ۱۲/۲۱۲ —— (۴۱) النکت علی ابن الصلاح ۱/۴۳۵ و توضیح الافکار ۱/۱۹۷ —— (۴۲) میزان الاعتدال ۳/۲۶۵ الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم (۶/۲۳۸) و شرح علل الترمذی لابن رجب ص ۲۴۱ —— (۴۳) ص ۸۲ —— (۴۴) کتابُ الطہارۃ "باب التیمم فی الحضر" —— (۴۵) النکت ۱/۴۴۲، محمد بن ثابت العبدی پر یہ کلام سنن کے موجودہ نسخہ میں موجود ہے ممکن ہے حافظ ابن حجر کے نسخہ میں نہ ہو —— (۴۶) التقریب —— (۴۷) النبلاء ۱۲/۲۱۴، تنقیح الانظار ج ۱ ص ۲۱۶-۲۱۷ —— (۴۸) مقدمہ غایۃ المقصود —— (۴۹) تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۲ —— (۵۰) النبلاء ۱۳/۲۰۵-۲۰۶ —— (۵۱) مقدمہ غایۃ المقصود —— (۵۲) ترجمہ: العبر ۲/۲۳۴، الوافی ۲/۳۹، مرآۃ الجنان ۲/۳۱۲، شذرات ۲/۳۳۴، النبلاء ۱۵/۳۰۷ —— (۵۳) فہرسہ ابن خیر —— (۵۴) العبر ۲/۲۳۴ —— (۵۵) بغدادی ۱۲/۴۵۱ و العبر ۳/۱۱۷ —— (۵۶) العبر ۲/۲۷۳، شذرات ۲/۳۷۳، النبلاء ۱۵/۵۳۸ —— (۵۷) تذکرۃ ۳/۱۰۱۹، طبقات سبکی ۳/۱۸۱ —— (۵۸) النبلاء ۱۷/۲۱۹ —— (۵۹) الانساب ۶/۱۸۰....ابوبکر النجاد کے حالات: تاریخ بغداد ۴/۱۸۹ تذکرہ ۸۶۸، العبر ۲/۲۷۸، میزان الاعتدال ۱/۱۱ ، شذرات ۲/۳۷۱ —— (۶۰) تاریخ بغداد ۵/۴۷۲، اللباب ۳/۱۲۶، الوافی ۳/۳۱۹، النجوم الزاہرۃ ۴/۲۳۱ الانساب (اللبان)، العبر ۳/۸۰، طبقات سبکی ۴/۱۵۴، شذرات ۳/۱۶۴ —— (۶۱) تاریخ بغداد ۴/۱۸۹، تذکرہ ۸۶۸، العبر ۲/۲۷۸، میزان الاعتدال ۱/۱۰۱، شذرات ۲/۳۷۶ —— (۶۲) طبقات سلمی ۴۲۷، حلیہ الاولیاء ۱۰/۳۷۵، المنتظم ۶/۳۷۱، تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۵۲، العبر ۲/۲۵۲، البدایہ ۱۱/۲۲۶، لسان المیزان ۱/۳۰۸، النجوم ۳/۳۰۶ شذرات ۲/۳۵۴ —— (۶۳) مقدمہ المنہل ص ۱۹ بحوالہ التحفۃ المرضیہ للقاضی المحدث حسین بن محسن الانصاری الیمانی ثم البھوپالی —— (۶۴) معجم المؤلفین رضا کحالہ ۱۰/۲۶۲ —— (۶۵) الدرر الکامنہ ۱/۲۳۲ و معجم المؤلفین (۲/۶۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ